Imam Ali — The Sermon of the Pious (al-Muttaqin)

Masumeen Sermons · 29 lines

بِسْمِ اللَّـهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ

In the Name of Allah, the All-beneficent, the All-merciful

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ ـ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى ـ خَلَقَ الْخَلْقَ حِينَ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ، آمِناً مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ،

Allah, the most Glorified One, the Sublime, created everything and everyone. He created them without any need for their obedience.

اللہ سبحانہ نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو ان کی اطاعت سے بے نیاز اور ان کے گناہوں سے بے خطر ہو کر کارگاہ ہستی میں انہیں جگہ دی کیونکہ اسے نہ کسی معصیت کار کی معصیت سے نقصان ہے اور نہ کسی فرمانبردار کی اطاعت سے فائدہ پہنچتا ہے۔اس نے زندگی کا سروسامان ان میں بانٹ دیا ہے اور دنیا میں ہر ایک کو اس کے مناسب حال محل و مقام پہ رکھا ہے۔

لِأَنَّهُ لاَ تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصَاهُ، وَ لاَ تَنْفَعُهُ طَاعَةُ مَنْ أَطَاعَهُ. فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ.

The sin of any sinner does not harm Him, nor does the obedience of anyone who obeys Him benefit Him. He has distributed among them their livelihood and has assigned for them their positions in the world.

فَالْمُتَّقُونَ فِيهَا هُمْ أَهْلُ الْفَضَائِلِ: مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ، وَ مَلْبَسُهُمُ الاِقْتِصَادُ، وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُعُ.

Thus, the God-fearing, in this world are the people of distinction. Their speech is to the point, their clothing is moderate and their gait is humble.

متقین اہ فضیلت ان کے لیے ہے جو پرہیزگار ہیں کیونکہ ان کی گفتگو جچی تلی ہوتی، بناوٹ میانہ روی اور چال ڈھال عجز وفروتنی ہے۔اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور فائدہ مند علم پر کان دھر لیے ہیں ان کے نفس زحمت و تکلیف میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے آرام و آسائش میں۔

غَضُّوا أَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمْ، وَ وَقَفُوا أَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ. نُزِّلَتْ أَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلاَءِ كَالَّتِي نُزِّلَتْ فِي الرَّخَاءِ.

They keep their eyes closed to what Allah has made unlawful for them, and they put listen to the knowledge which is beneficial to them. They remain calm during the time of trials.

وَ لَوْلاَ الأَجَلُ الَّذِی کَتَبَ اللهُ عَلَیْهِمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِی أَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، شَوْقاً إِلَی الثَّوَابِ، وَ خَوْفاً مِنَ الْعِقَابِ.

If there had not been fixed periods (of life) ordained for each one of them, their spirits would not have remained in their bodies even for the twinkling of an eye because of (their) eagerness for the reward [awaiting them in the Hereafter] and fear of chastisement.

اگر (زندگی مقررہ) مدت نہ ہوتی جو اللہ نے ان کے لیےلکھ دی ہے توثواب کے شوق اور عتاب کے خوف سے ان کی روحیں ان کے جسموں میں شم زدن کے لیے بھی نہ ٹھہرتیں۔ خالق کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے۔اس لیےکہ اس کے ماسوا ہر یز ان کی نظروں میں ذلیل و خوار ہے۔ان کو جنت کا ایسا ہی یقین ہے جیسے آنکھوں دیکھی یز کا ہوتا ہے تو گویا وہ اسی وقت جنت کی نعمتوں سے سر فراز ہیں اور دوزخ کا بھی ایسا ہی یقین ہے جیسے کہ وہ دیکھ رہے ہیں تو انھیں ایسا محسوس ہو تا ہے کہ جیسے وہاں کا عذاب ان کے گردو یش موجود ہے۔

عَظُمَ الْخَالِقُ فِی أَنْفُسِهِمْ فَصَغُرَ مَادُونَهُ فِی أَعْیُنِهِمْ، فَهُمْ وَ الْجَنَّةُ کَمَنْ قَدْ رَآهَا، فَهُمْ فِیهَا مُنَعَّمُونَ، وَ هُمْ وَ النَّارُ کَمَنْ قَدْ رَآهَا، فَهُمْ فِیهَا مُعَذَّبُونَ.

The greatness of the Creator is seated in their heart and; so, everything else appears small in their eyes. Thus, to them, Paradise is as though they see it and are enjoying its bliss. To them, Hell is also as if they see it and are suffering from its punishment.

قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، وَ شُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ، وَ أَجْسَادُهُمْ نَحِیفَةٌ، وَ حَاجَاتُهُمْ خَفِیفَةٌ، وَ أَنْفُسُهُمْ عَفِیفَةٌ. صَبَرُوا أَیَّاماً قَصِیرَةً أَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً طَوِیلَةً.

Their hearts are grieved, they are protected against evils, their bodies are thin, their needs are scanty and their souls are chaste. They endure (hardship) for a short while; consequently, they secure comfort for a long time.

تِجَارَةٌ مُرْبِحَةٌ یَسَّرَهَا لَهُمْ رَبُّهُمْ. أَرَادَتْهُمُ الدُّنْیَا فَلَمْ یُرِیدُوهَا، وَ أَسَرَتْهُمْ فَفَدَوْا أَنْفُسَهُمْ مِنْهَا

It is a beneficial transaction that Allah made easy for them. The world wants them, but they do not want it. It captured them, but they freed themselves from it with a ransom.

ان کے دل غمزدہ، مخزون اور لوگ ان کے شر و ایذا سے محفوظ و مامون ہیں۔ ان کے بدن لاغر،ضروریا ت کم اور نفس نفسانی خواہشوں سے بری ہیں۔انھوں نے ند مختصر سے دلوں کی (تکلیفوں ر) صبر کیا جس کے نتیجہ میں دائمی آسائش حاصل کی۔یہ ایک فائدہ مند تجارت ہے جو اللہ نے ان کے لیےمہیا کی،دنیا نے انھیں اہا مگر انھوں نے دنیا کو نہ اہا اس نے تمھیں قیدی بنایا تو انھوں نے اپنے نفسوں کا فدیہ دے کر اپنے کو ھڑا لیا۔

أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ، تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُونَهَا تَرْتِيلاً. يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَ يَسْتَثِيرُونَ بِهِ دَوَاءَ دَائِهِمْ.

During the night, they are up standing on their feet reading portions of the Holy Quran and reciting it in a well-measured way, creating through it grief for themselves and seeking by it the cure for their ailments.

رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی آیتوں کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے ہیں،جس سے اپنے دلوں میں غم و اندوہ تازہ کرتے ہیں اور اپنے مرض کا چارہ ڈھونڈتے ہیں۔جب کسی ایسی آیت پر ان کی نگاہ پڑتی ہے جس میں جنت کی ترغیب دلائی گئی ہو،تو اس کے طمع میں ادھر جھک پڑتے ہیں اور اس کے اشتیاق میں ان کے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پر کیف) منظر ان کی نظروں کے سامنے ہے۔

فَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعاً، وَ تَطَلَّعَتْ نُفُوسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقاً، وَ ظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبُ أَعْيُنِهِمْ.

If they come across a verse which creates eagerness (for Paradise), they pursue it avidly, and their spirits turn towards it eagerly, and they feel as if it is in front of them.

وَ إِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ، وَ ظَنُّوا أَنَّ زَفِيرَ جَهَنَّمَ وَ شَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ،

And when they come across a verse which inspires fear (of Hell), they bend the ears of their hearts towards it and feel as though the sound of Hell and its cries are reaching their ears.

اور جب کسی ایسی آیت پر ان کی نظر پڑتی ہے کہ جس میں (دوزخ سے) ڈرایا گیا ہو،تو اس کی جانب دل کے کانوں کو جھکا دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ جھنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ و پکار ان کے کانوں کے اندر گھس رہی ہے،وہ (رکوع میں) اپنی کمریں جھکائے اور (سجدہ میں) اپنی پیشانیاں ہتھیلیاں گھٹنے اور پیروں کے کنارے (انگھوٹھے) زمین پر بچھائے ہوئے ہیں اور اللہ سے گلو خلاصی کے لیےالتجائیں کرتے ہیں۔

فَهُمْ حَانُونَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ، مُفْتَرِشُونَ لِجِبَاهِهِمْ وَ أَكُفِّهِمْ وَ رُكَبِهِمْ، وَ أَطْرَافِ أَقْدَامِهِمْ، يَطْلُبُونَ إِلَى اللهِ تَعَالَى فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ.

They bend their backs, prostrate on their foreheads, palms, knees and toes, beseeching Allah, the Sublime, for their deliverance.

وَ أَمَّا النَّهَارَ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ، أَبْرَارٌ أَتْقِيَاءُ. قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ بَرْيَ الْقِدَاحِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى، وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ;

During the day, they endure, learn and remain virtuous and God-fearing. Fear (of Allah) has made them thin like arrows. If any one looks at them, he believes they are sick, although they are not sick at all,

دن ہو تا ہے تو وہ دانشمند عالم،نیکو کار اور پرہیز گار نظر آتے ہیں۔خوف نے انھیں تیروں کی طرح لاغر کر پھو ا ہے۔ دیکھنے والا انھیں دیکھ کر مریض سمجھتا ہے،حالانکہ انھیں کوئی مرض نہیں ہوتا اور جب ان کی باتوں کو سنتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ ا ن کی عقلوں میں فتو ر ہے

وَ يَقُولُ: لَقَدْ خُولِطُوا!. وَ لَقَدْ خَالَطَهُمْ أَمْرٌ عَظِيمٌ! لاَ يَرْضَوْنَ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الْقَلِيلَ، وَ لاَ يَسْتَكْثِرُونَ الْكَثِيرَ. فَهُمْ لاِنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُونَ، وَ مِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ إِذَا زُكِّيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ خَافَ مِمَّا يُقَالُ لَهُ،

and he would say that they have lost their sanity. In fact, a great concern (i.e. fear) has made them look like that. They are not satisfied with [what they consider as] their minor good deeds and do not regard their major deeds as great. They always blame themselves and are afraid of their deeds. When anyone of them is spoken of highly,

(ایسا نہیں) بلکہ انھیں تو ایک دوسرا ہی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کی کم مقدار سے مطمئن نہیں ہوتے اور زیادہ کو زیادہ نہیں سمجھتے وہ اپنے ہی نفسوں پر (کو تا ہیوں) کا الزام رکھتے ہیں اور اپنے اعمال سے خوف زدہ رہتے ہیں،جب ان میں سے کسی ایک کو (صلاح و تقویٰ کی بنا پر) سراہا جاتا ہے تو وہ اپنے حق میں کہی ہوئی باتوں سے لرز اٹھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ اپنے نفس کو جانتا ہوں، اور یہ کہ میرا پروردگار مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس کو جانتا ہے۔خدایا ان کی باتوں پر میری گرفت نہ کرنا اور میرے متعلق جو یہ حسن ظن رکھتے ہیں مجھے اس سے بہتر قرار دینا اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو ان کے علم میں نہیں۔

فَيَقُولُ: أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي، وَ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنِّي بِنَفْسِي! اللَّهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَ اجْعَلْنِي أَفْضَلَ مِمَّا يَظُنُّونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لاَ يَعْلَمُونَ!

he says, “I know myself better than others and my Master knows me better than I know. O Allah! Do not deal with me according to what they say, make me better than they think of me and forgive me (my shortcomings) which they do not know.”

فَمِنْ عَلاَمَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ، وَ حَزْماً فِي لِينٍ، وَ إِيماناً فِي يَقِينٍ، وَ حِرْصاً فِي عِلْمٍ، وَ عِلْماً فِي حِلْمٍ،

The peculiarity of any of them is that you would see that he has strength in religion, determination along with leniency, faith with conviction, eagerness in (seeking) knowledge in forbearance,

وَ قَصْداً فِي غِنىً، وَ خُشُوعاً فِي عِبَادَةٍ، وَ تَجَمُّلاً فِي فَاقَةٍ، وَ صَبْراً فِي شِدَّةٍ، وَ طَلَباً فِي حَلاَلٍ، وَ نَشَاطاً فِي هُدًى، وَ تَحَرُّجاً عَنْ طَمَعٍ.

moderation when rich, devotion in worship, gracefulness in hunger, endurance in hardship, desire for what is lawful, pleasure with guidance and hatred for greed.

يَعْمَلُ الأَعْمَالَ الصَّالِحَةَ وَ هُوَ عَلَى وَجَل.
يُمْسِي وَ هَمُّهُ الشُّكْرُ، وَ يُصْبِحُ وَهَمُّهُ الذِّكْرُ.
يَبِيتُ حَذِراً وَ يُصْبِحُ فَرِحاً; حَذِراً لَمَّا حُذِّرَ
مِنَ الْغَفْلَةِ، وَ فَرِحاً بِمَا أَصَابَ مِنَ الْفَضْلِ وَ
الرَّحْمَةِ.

He performs virtuous deeds but still feels alert. In the evening, he is anxious to offer thanks (to Allah). In the morning his anxiety is to remember (Allah). He fearfully passes his night in adoration and rises in the morning in joy - fear lest night is passed in forgetfulness, and joy over the favor and mercy which he is sure to receive.

إِنِ اسْتَصْعَبَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِيما تَكْرَهُ لَمْ
يُعْطِهَا سُؤْلَهَا فِيمَا تُحِبُّ. قُرَّةُ عَيْنِهِ فِيمَا لاَ
يَزُولُ، وَ زَهَادَتُهُ فِيمَا لاَ يَبْقَى، يَمْزُجُ الْحِلْمَ
بِالْعِلْمِ، وَ الْقَوْلَ بِالْعَمَلِ.

If his soul refuses to endure a thing which it does not like, he does not grant its request towards what it does like. The coolness of his eye lies in what is to last forever, while from the things (of this world) that would not last he keeps aloof. He transfuses knowledge with forbearance and speech with action.

رات خوف و خطر میں گزارتا ہے اور صبح کو خوش اٹھتا ہے۔ خطرہ اس کا کہ رات غفلت میں نہ گزر جائے اور خوشی اس فضل و رحمت کی دولت پر جو اسے نصیب ہوئی ہے۔اگر اس کا نفس کسی ناگوار صورت حال کے برداشت کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس کی من مانی خواہش کو پورا نہیں کرتا۔جاودانی نعمتوں میں اس کے لیے آنکھوں کا سرور ہے اور دار فانی کی چیزوں سے بے تعلقی و بیزاری ہے۔اس نے علم میں حلم اور قول میں عمل کو سمو دیا ہے

تَرَاهُ قَرِيباً أَمَلُهُ، قَلِيلاً زَلَلُهُ، خَاشِعاً قَلْبُهُ،
قَانِعَةً نَفْسُهُ، مَنْزُوراً أَكْلُهُ، سَهْلاً أَمْرُهُ،
حَرِيزاً دِينُهُ، مَيِّتَةً شَهْوَتُهُ، مَكْظُوماً غَيْظُهُ.

You would see his hopes simple, his shortcomings few, his heart fearing, his spirit contented, his meal small and simple, his religion safe, his desires dead and his anger suppressed.

اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ، وَ الشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونٌ، إِنْ
كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ فِي الذَّاكِرِينَ، وَ إِنْ
كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

Only goodness is expected from him. Evil from him is not to be feared. Even if he is found among those who forget (Allah), he is counted among those who remember (Him). But if he is among those who remember, he is never counted among the forgetful.

تم دیکھوگے اس کی امیدوں کا دامن کوتاہ، لغزشیں کم، دل متواضع اور نفس قانع،غذا قلیل، رویہ بے زحمت، دین محفوظ، خواہشیں مردہ اور غصہ ناپید ہے اس سے بھلائی ہی کی توقع ہو سکتی ہے اور اس سے گزند کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔جس وقت ذکر خدا سے غافل ہونے والوں میں نظر آتا ہے جب بھی ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے ونکہ اس کا دل غافل نہیں ہوتا اور جب ذکر کرنے والوں میں ہوتا ہے تو ظاہر ہی ہے کہ اسے غفلت شعاروں میں شمار نہیں کیا جاتا۔

يَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَ يُعْطِي مَنْ حَرَمَهُ، وَ يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ، بَعِيداً فُحْشُهُ، لَيِّناً قَوْلُهُ، غَائِباً مُنْكَرُهُ، حَاضِراً مَعْرُوفُهُ، مُقْبِلاً خَيْرُهُ، مُدْبِراً شَرُّهُ.

He forgives whoever is unjust to him, and he gives whoever deprives him. He behaves well with whoever behaves ill towards him. Indecent speech is far from him; his utterance is lenient, his evils are non-existent, his virtues are ever present, his goodness precedes him, and mischief turns away from him.

جو اس ر ظلم کرتا ہے اس سے درگزر کر جاتا ہے جو اسے محروم کرتا ہے اس کا دامن ا نی عطا سے بھر دیتا ہے جو اس سے بگا تا ہے یہ اس سے بناتا ہے بیہودہ بکواس اس کے قریب نہیں ھٹکتی اس کی باتیں نرم، برائیاں نا پید اور ا ھائیاں نمایا ں ہیں۔خوبیاں ابھر کر سامنے آتی ہیں۔یہ مصیبت کے جھٹکوں میں کوہ حلم و وقار سختیوں ر صابر اور خوش حالی میں شا کر رہتا ہے جس کا دشمن بھی ہو اس کے خلاف ے جا زیادتی نہیں کرتا اور جس کا دوست ہو تا ہے اس کی خاطر بھی کوئی گناہ نہیں کرتا۔قبل اس کے کہ اس کی کسی بات کے خلاف گواہی کی ضرورت ڑے وہ خود ہی اعتراف کر لیتا ہے۔ امانت کو ضائع و برباد نہیں کرتا جو اسے یا د دلایا گیا ہے اسے فراموش نہیں کرتا۔نہ دوسرو ں کو برے ناموں سے یا د کرتا ہے نہ ہمسایوں کو گزند ھنا تا ہے،نہ دوسرو ں کی مصیبتو ں ر خوش ہوتا ہے،نہ باطل کی سرحد میں داخل ہوتا ہے اور نہ جادہ حق سے قدم با ہر نکالتا ہے۔

فِي الزَّلاَزِلِ وَ قُورٌ، وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ، وَ فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ. لاَ يَحِيفُ عَلَى مَنْ يُبْغِضُ، وَ لاَ يَأْثَمُ فِيمَنْ يُحِبُّ.

He is dignified during calamities, patient in distresses and thankful in ease. He does not commit excesses against anyone whom he may hate and does not commit sin for the sake of one who loves him.

يَعْتَرِفُ بِالْحَقِّ قَبْلَ أَنْ يُشْهَدَ عَلَيْهِ، لاَ يُضِيعُ مَا اسْتُحْفِظَ، وَ لاَ يَنْسَى مَا ذُكِّرَ، وَ لاَ يُنَابِزُ بِالأَلْقَابِ، وَ لاَ يُضَارُّ بِالْجَارِ، وَ لاَ يَشْمَتُ بِالْمَصَائِبِ، وَ لاَ يَدْخُلُ فِي الْبَاطِلِ، وَ لاَ يَخْرُجُ مِنَ الْحَقِّ.

He admits the truth before testimony is brought against him. He does not misappropriate what is placed in his custody and does not forget what he is required to remember. He does not call others bad names, he does not cause harm to his neighbor, he does not feel happy at others' misfortunes, he does not enter into wrong and does not go out of right.

إِنْ صَمَتَ لَمْ يَغُمَّهُ صَمْتُهُ، وَ إِنْ ضَحِكَ لَمْ يَعْلُ صَوْتُهُ، وَ إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ حَتَّى يَكُونَ اللّهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ.

If he is silent, his silence does not grieve him. If he laughs, he does not raise his voice and if he is wronged he endures till Allah takes revenge on his behalf.

اگر سادھ لیتا ہے تو اس کی خاموشی سے اس کا دل نہیں بجھتا،اور اگر ہنستا ہے تو آواز بلند نہیں ہوتی۔اگر اس پر زیادتی کی جائے تو سھہ لیتا ہے تا کہ اللہ ہی ا س کا انتقام لے۔اس کا نفس اس کے ہاتھوں مشقت میں مبتلا ہے اور دوسرے لوگ اس سے امن و راحت میں ہیں۔اس نے آخرت کی خاطر اپنے نفس کو زحمت میں اور خلق خدا کو اپنے نفس (کے شر) سے راحت میں رکھا ہے جن سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زہد و پاکیزگی کے لیےہوتی ہے اور جن سے قریب ہوتا ہے تو یہ خوش خلقی و رحم دلی کی بنا پر ہے نہ اس کی دوری غرور و کبرکی وجہ سے نہ اس کا میل جول کسی فریب اور مکر کی بنا پر ہوتا ہے۔

نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاء. وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَة. أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِاٰخِرَتِهِ، وَ أَرَاحَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ. بُعْدُهُ عَمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَ نَزَاهَةٌ،	His own “nafs” is in distress because of his own demeanor, while the people are in ease from him. He exposes himself to hardship for the sake of his Hereafter while letting people feel safe from him. His keeping away from others is asceticism and purification,
وَ دُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَ رَحْمَةٌ. لَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْر وَ عَظَمَة، وَلاَ دُنُوُّهُ بِمَكْر وَ خَدِيعَة.	while his nearness to those to whom he feels close is out of his own kindness and gentleness. His keeping away from others is not out of vanity or arrogance, nor is his nearness to them is flattery or for deception.
وَيْحَكَ، إِنَّ لِكُلِّ أَجَلٍ وَقْتاً لاَيَعْدُوهُ، وَ سَبَباً لاَ يَتَجَاوَزُهُ. فَمَهْلاً! لاَ تَعُدْ لِمِثْلِهَا، فَإِنَّمَا نَفَثَ الشَّيْطَانُ عَلَى لِسَانِكَ!	“Woe unto you! For death there is a fixed hour which cannot be exceeded and a cause which does not change. Now look, never repeat such talk which Satan had put on your tongue.”

(اس وقت ایک کہنے والے نے کہا کہ یا امیرالمومنین علیہ السّلام! پھر کیا بات ہے کہ خود آپ پر ایسا اثر نہیں ہو تا؟)حضرت نے فرمایا کہ بلاشبہ موت کے لیےایک وقت مقرر ہوتا ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا اور ا س کا ایک سبب ہوتا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ ایسی (بے معنی) گفتگو سے جو شیطان نے تمھاری زبان پر جاری کی ہے۔باز آؤ اور ایسی بات پھر زبان پر نہ لانا